السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رفع یدین سنت سے ثابت ہے یا نہ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ثابت ہے مولانا عبد العلی نے ارکان اربعہ میں لکھا ہے۔ ا ان ترک فھو حسن وان فعل فلا باس بہ اہ

ترجمہ: اگر چھوڑے رفعیدین کو پس وہ حسن ہے اور اگر کرے رفع یدین کو پس نہیں مضائقہ ہے ساتھ اس کے ۱۲

اور مولانا عبد الحیؒ نے تعلیق الممجد میں تحریر فرمایا ہے ولو یرفع لا تفسد صلاتہ کما فی الذخیرة وفتاوی ولوالجی وغیرھما من الکتب المعتمدة

ترجمہ: اور اگر رفعیدین کیا نہیں فاسد ہوگی نماز اس کی جیسا کہ ذخیرہ اور فتاوٰی لوالجی وغیرہ کتب معتبرہ میں ہے۔ ۱۲

اور مولانا ممدوح مغفور نے سعایہ میں لکھا ہے والحق انہ لاشک فی ثبوت رفع الیدین عند الرکوع والرفع منہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکثیر من اصحابہ بالطریق القویة والاخبار الصحیحة

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ شک نہیں ہے ثبوت رفعیدین میں وقت رکوع اور کھڑا ہونے کے رکوع سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہتیرے اصحاب سے ان کے ساتھ طریقوں تویہ اور خیروں صیحہ کے الخ ۱۲

اور محی الدین عربی سے دراسات اللبیب میں نقل کی ہے رفع الیدین فی کل رفع وخفض اہ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمة اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے۔ ''مارا ازیں چارہ نیست کہ اقرار سنیت ہر دو فعل کنیم آہ۔'' اور عصام بن یوسف بلخی حنفی ہو کر رفع یدین کرتے تھے جیسا کہ طبقات قاری سے تراجم حنفیہ میں منقول ہے۔ وفی طبقات القاری عصام بن یوسف البلخی کان حنفیا روی عن ابن المبارک والثوری وشعبة وکان صاحب حدیث یرفع یدیہ عند الرکوع وعند رفع الراس منہ اُہ۔

(فتاوٰی مفید الاحناف ص ۸)

ترجمہ: اور طبقات قاری میں ہے کہ عصام بن یوسف تھے حنفی، روایت کیا ہے ابن مبارک اور ثوری اور شعبہ سے اور تھے محدث، اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں اپنے کو وقت رکوع اور وقت اٹھانے سر کے اس سے ۱۲

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 169

محدث فتویٰ